سموگ کنٹرول کے لیے حکومتی اقدامات

زرعی فیچر سروس: نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

سموگ فضائی آلودگی کی وہ قسم ہے جو مختلف فضائی گیسوں مثلاً نائٹروجن آکسائیڈ، سلفر آکسائیڈ، دھواں، کاربن مونو آکسائیڈ، کلورو فلورو کاربن وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ پاکستان میں سموگ عموماً موسم سرما (ماہ ستمبر کے آخر سے لے کر ماہ دسمبر کے آخر تک) میں رونما ہوتا ہے۔ موسم سرما میں ہوا چلنے کی رفتار کم ہونے کی وجہ سے سموگ کو ٹھہرنے میں مدد ملتی ہے جو اس کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ صوبہ پنجاب کے کئی شہروں خصوصاً لاہور میں سموگ کی وجہ سے گزشتہ کئی سالوں سے عوام کو صحت کے شدید مسائل کا سامنا رہا ہے بلکہ اس کی وجہ سے ٹریفک حادثات رونما ہونے کے ساتھ ساتھ کئی ہوائی پروازیں بھی منسوخ ہوئیں جس سے ملکی معیشت کو نقصان پہنچا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹس کے مطابق راولپنڈی، لاہور، کراچی اور پشاور دنیا کے 30 آلودہ ترین شہروں میں شامل ہیں۔ اس صورتحال اور عوامی مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے سموگ کو ایک قدرتی آفت قرار دیا ہے اور اس کی روک تھام کے لیے باقاعدہ طور پر "جوڈیشل انوائرمنٹل اینڈ واٹر کمیشن" تشکیل دیا ہوا ہے جو سموگ بننے کی وجوہات کو مانیٹر کرتا ہے اور اس کی روک تھام کے لیے پالیسی تشکیل دیتا ہے۔ حکومت پنجاب کو اس سنگین مسئلے کی شدت کا مکمل احساس ہے اور اس پر قابو پانے کے لیے ہر ممکن کوشش بروئے کار لائی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں محکمہ ماحولیات، زراعت و دیگر متعلقہ محکمے پوری طرح متحرک اور چوکس ہیں۔ سموگ بننے کی بنیادی وجوہات میں ٹریفک کا دھواں، فصلوں کی باقیات خصوصاً دھان کی پرالی اور مڈھوں کو آگ لگانے سے اٹھنے والا دھواں شامل ہے۔

اس لئے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد "سموگ کنٹرول" کیلئے پنجاب کلین ایئر پروگرام شروع کیا جس پر عملدرآمد جاری ہے۔ اس پروگرام کے تحت سینیئر صوبائی وزیر مریم اورنگزیب اور وزیر زراعت و لائیوسٹاک پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کی زیر نگرانی منعقدہ شفاف قرعہ اندازی کے ذریعے فصلوں کی باقیات خصوصاً دھان کے مڈھوں کی تلفی کے لیے کاشتکاروں کو 5.5 ارب روپے سے 60 فیصد سبسڈی پر دھان کاشت کرنے والے 35 اضلاع میں جدید پانچ ہزار سپر سیڈرز اور فراہم کیے گئے ہیں تاکہ دھان کے مڈھوں کو اس جدید زرعی مشینری کے استعمال سے تلف کیا جا سکے اور کاشتکاروں کو دھان کی باقیات کو آگ لگانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ علاوہ ازیں، فصلوں کی باقیات کو آگ لگانے سے روکنے کے لیے محکمہ زراعت پنجاب کی جانب سے کاشتکاروں کو دھان کی کٹائی کے بعد فصل کی باقیات کو آگ لگانے سے گریز کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں کیونکہ اس عمل سے نہ صرف زمین کی بالائی سطح پر موجود نامیاتی مادہ کو نقصان پہنچتا ہے اور زمین کی زرخیزی متاثر ہوتی ہے بلکہ اس سے اٹھنے والا دھواں سموگ، ٹریفک حادثات اور انسانی جانوں کے ضیاع کا باعث بھی بنتا ہے۔ محکمہ زراعت پنجاب کی جانب سے پرنٹ، الیکٹرانک اور ڈیجیٹل و سوشل میڈیا کے ذریعے کاشتکاروں کو آگاہی دی جا رہی ہے کہ مڈھوں کو آگ لگانے کی بجائے انہیں زمین میں ملا کر اس کی زرخیزی میں اضافہ کریں۔ دھان کے مڈھوں کو تلف کرنے کے لیے کاشتکار دستی کٹائی کی صورت میں روٹاویٹر اور مشین سے کٹائی کی صورت میں ڈسک ہیرو کی مدد سے فصل کی باقیات کو زمین میں ملا دیں یا گہرا ہل چلا کر آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ کر کے پانی لگا دیں۔ اس کے علاوہ کاشتکار دھان کے مڈھوں کی تلفی کے لیے سپر سیڈر یا رائس سٹرا شریڈرز کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ امسال کاشتکاروں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ حکومت پنجاب کے قوانین کے مطابق فصلوں کی باقیات کی تلفی نہ کرنے کی صورت میں اندراج مقدمہ، گرفتاری اور جرمانے تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ سموگ کی وجہ سے انسانی زندگی کے ساتھ فصلات، باغات اور سبزیوں پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سموگ سے بچاؤ کے لیے ہر شخص کو انفرادی طور پر بھی حصہ لینا چاہیے۔ اس کے لیے گھروں میں یا باہر کھلی جگہوں میں آگ لگانے یا دھواں پیدا کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ سموگ کے زہریلے اثرات کو ختم کرنا انسان کے بس سے باہر ہے مگر اس کو انفرادی کوششوں سے کم ضرور کیا جا سکتا ہے۔